کتاب
ارکانِ اسلام

مُصنّف

شیخ القرآن حضرت مولانا علامہ **اشرف علی قریشی** مدظلہ العالی

اسلام کے بنیادی ارکان کے احکام ومسائل کا علم ہر ذی شعور مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ **ارکانِ اسلام**۔ اسلام کے بنیادی ارکان توحید ورسالت۔ زکوٰۃ حج اور رمضان المبارک کے احکام، مسائل وفضائل پر قرآن وسنت کی روشنی میں ایک بیش بہا علمی مجموعہ ہے شریعتِ مطہرہ کے مسائل کو سمجھنے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ ہر مسلمان مرد وزن کے لئے ضروری ہے۔

مصنف مدظلہ العالی کی علمی ودینی کاوشوں کو عالم اسلام کے مقتدر اصحابِ علم وفضل اور روحانی شخصیات نے خراجِ تحسین پیش کیا جن میں

- امام حرم شریف امام محمد عبداللہ سبیل (مکہ مکرمہ)
- پیر طریقت حضرت مولانا عبدالحق عباسی مدنیؒ (مدینہ منورہ)
- مفکر اسلام علامہ سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ (انڈیا)
- حضرۃ العلامہ مولانا محمد زکریاؒ جانشین شیخ الاسلام حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق
- مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ دیوبندی
- حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
- دارالعلوم دیوبند کے سابق شیخ التفسیر حضرت علامہ شمس الحق افغانیؒ
- مجاہد ملت قائد جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ

وغیرہ قابل ذکر ہیں

صفحات۔ تقریباً ایک ہزار	خوبصورت جلد	قیمت: ایک صد پچاس روپے صرف

مزید تفصیلات کے لئے درج ذیل پتے پر رابطہ قائم کریں

خود بھی پڑھئے اور اپنے حلقہ احباب میں بھی اس کو بطور تحفہ پیش کیجئے۔

شعبہ نشرواشاعت جامعہ اشرفیہ عیدگاہ روڈ پشاور۔ پاکستان۔ فون ۲۲۸۶۰

پادریوں کے غیر اخلاقی کارنامے

حافظ محمد اقبال رنگونی مانچسٹر

گزشتہ دنوں آئر لینڈ میں ہونے والے ایک عجیب واقعے نے ساری دنیا کے مسیحی پادریوں، مفکروں اور مبلغوں کو ورطہ حیرت میں مبتلا کر دیا۔ T.V کی عالمی خبروں میں اسکا تذکرہ آیا۔ اور دوسرے پروگراموں میں یہ موضوع بطور خاص زیر بحث رہا۔ واقعہ کے مطابق نیویارک "امریکہ" میں مقیم ۱۷ سالہ پیٹر اپنی ماں سے روزانہ یہ سوال کرتا رہا کہ میرا باپ کون ہے؟ اور کیوں آج تک اسکے نام اور اسکے دیدار سے محروم ہوں۔ مسٹر پیٹر کی ماں Annie Murphy "جو طلاق شدہ تھی" اپنے بیٹے کے سوالات کو حیلے بہانے کے ذریعہ ٹال دیا کرتی تھی۔ اور بیٹا دل ہی دل میں کڑھ کر رہ جاتا۔ ایک مرتبہ ایک اونچے درجے کے اسکول میں داخلہ کے وقت یہ ہی سوال اٹھا کہ بیٹے کے باپ کا نام درج کیا جانا ضروری ہے۔ اب ماں کیلئے کوئی چارہ نہ رہا کہ اس سوال کو کس طرح ٹال دیا جائے۔ چنانچہ اس نے اپنے عاشق کو بذریعہ فون ان حالات سے مطلع کیا کہ اب حالات قابو سے باہر ہو رہے ہیں۔ اس لئے مناسب ہے کہ اس راز کو فاش ہی کر دیا جائے۔ آئر لینڈ میں مقیم عاشق نے ہر ممکن کوشش کی کہ کسی طرح بھی یہ راز فاش نہ ہو سکے۔ مگر دوسری طرف محبوبہ کے اِصرار کے ساتھ ساتھ دھمکی بھی تھی کہ اگر تم نے اس بات کا اقرار نہ کیا تو میں وہ سارے ثبوت مہیا کروں گی جو آج تک میرے پاس بطور امانت محفوظ ہیں۔ چنانچہ چند لمحوں کے اندر اندر عاشق نے اپنے کام سے استعفیٰ پیش کر دیا۔ اور ادھر معشوقہ نے سارا راز فاش کر ڈالا۔ اور بتلایا کہ میرے پیٹ سے جنم لینے والا وہ بچہ جسے آج سترہ سال سے باپ کا دیدار نصیب نہیں ہوا وہ آئر لینڈ کی سب سے بڑی مسیحی عبادت گاہ کا سب سے بڑا پادری بشپ Dr ـ Eamonn Casey ہے۔ اور یہ ۱۷ سالہ پیٹر اس دور کی یادگار ہے جب پادری مسیحی عبادت گاہ میں بطور پیشوا کے مقرر تھا اور میں طلاق یافتہ تھی۔ ۱۹۷۰ء سے میرے اور اس پادری کے درمیان تعلقات نے نیا موڑ لیا۔ عشق و محبت پروان چڑھا۔ ہم آپس میں شادی کرنا چاہتے تھے لیکن مذہب آڑے آ رہا تھا۔ چنانچہ یونہی کام آگے بڑھتا رہا۔ ادھر پادری نے بھی ان تمام حربوں کا کھلے عام اعتراف کیا اور بیٹا خوش ہو کر کہنے لگا کہ آج میں دنیا والوں کو کہہ سکتا ہوں کہ میں بغیر باپ کے نہیں۔ بلکہ میرا باپ فلاں ہے۔

روزنامہ ایوننگ نیوز مانچسٹر نے ۱۱ مئی اور اسکے بعد کی اشاعتوں میں تفصیلی خبریں فراہم کیں۔ جن میں ان کے تعلقات، پادری کا استعفیٰ دینا، ایک دوسرے کے ساتھ دھمکی آمیز لب و لہجہ میں گفتگو اور دیگر امور تحریر کئے ہیں۔ اس رپورٹ میں اس بات کا بھی انکشاف کیا گیا ہے کہ اس پادری نے اپنے بیٹے کی کفالت اور پرورش کیلئے ۶۴ ہزار پونڈ چرچ کے اس فنڈ سے نکال لئے جو صرف چرچ کی عمارت پر صرف کیلئے مخصوص تھے۔ اس خبر کے عام ہونے کے ایک گھنٹہ بعد پادری نیویارک کی جانب روانہ ہوگیا اور اس نے جاتے ہوئے کہا کہ میں خدا سے درخواست کرتا ہوں کہ مجھے معاف کر دے۔ کیونکہ

I have sinned grievously against him

اس خبر نے پورے برطانیہ' آئرلینڈ اور روم کی مسیحی عمارتوں میں زلزلہ برپا کر دیا تھا۔ ہر جانب یہی موضوع ابھرتا رہا۔ ٹیلی ویژن کے طے شدہ پروگراموں میں تبدیلیاں کرتے ہوئے اس موضوع کو زیر بحث لایا گیا۔ اکثر پروگراموں میں پادری اور مسیحی مبلغوں کو اس موضوع پر اظہار خیال کی دعوت دی جاتی رہی۔ ان میں سے بہت سے ایسے نوجوان بھی تھے' جنہوں نے محض اس لئے چرچ کو خیرباد کہہ دیا تھا کہ دوران عبادت ان کی آنکھیں لڑ جایا کرتی تھیں اور چرچ اس شادی کی اجازت دینے سے معذور تھا۔ انہوں نے مسیحی مبلغ ہونے کے بجائے کسی عورت کا شوہر بننے کو ترجیح دی۔ اور کھلے بندوں کہا کہ پادریوں کا کنوارا پن محض ایک ڈھونگ ہے۔ اندرون خانہ سب کچھ چلتا ہے۔ جب نوبت بایں جارسید تو پھر مذہب کے اس قانون کو ختم کر دینا ہی بہتر ہے۔ جب پادری اور ننس ایک ایسے کلچر اور ماحول میں زندگی بسر کر رہے ہیں جہاں ہر طرف آنکھیں لڑنے اور تقاضوں کے ابھرنے کا اندیشہ موجود ہے تو پھر کیوں شادی کو ممنوع قرار دیا جا رہا ہے۔ دوسری طرف کچھ ایسے ادھیڑ عمر کے پادری بھی تھے جو ابھی تک اسی بات پر مصر رہے کہ پادری کو کنوارا رہنا چاہیے۔ "پادری اور شادی" اسکی اجازت نہ دینی چاہیے کیونکہ عیسیٰ (Jesus) بھی شادی شدہ نہ تھے۔

چرچ کے اس قانون کے حامیوں اور مخالفوں کی تیز و تند گفتگو اور دوسرے پروگراموں میں زیر بحث آنے والے موضوعات پر برطانیہ کے سنڈے ایکسپرس نے آئرلینڈ کے شہر ڈبلن کے باشندوں کو اظہار خیال کی دعوت دی۔ ۲۳ مئی کو T.V میں اسکا نتیجہ بیان کرتے ہوئے لکھا کہ ستر فیصدی رومن کیتھولک پادریوں کو شادی کی اجازت دینے کے خواہاں ہیں۔

Almost 70% of roman catholics believe

Their priests should be allowed to marry

معلوم نہیں اب مسیحی مفکرین کب اس نئے قانون کو عملی شکل دیں گے؟ اگر اب بھی یہ روش جاری رہی' اور کنوارے پن کی آڑ میں عورتوں کی عصمت اور عزت لٹتی رہی۔ چرچوں کے فنڈ سے اپنی محبوبہ کی تمنائیں پوری کرتے رہے تو پھر یہ مسیحی عبادت گاہ۔ عبادۃگاہ کے بجائے کچھ اور کہلانے کی واقعی مستحق بن جائیں گی۔ اور آج کل یورپ اور امریکہ کے بڑے بڑے پادری اور بشپ ان گھناؤنے کرتوت میں ملوث پائے جاتے ہیں۔ کہیں عورتوں کی عصمت تار تار ہوتی ہے تو کہیں خیراتی رقوم ہضم ہو جاتی ہیں۔ اور ان رقوم سے دوسرے شہروں میں داد عیش دیتے ہوئے گرفتار ہوتے ہیں۔ چند خبریں ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) ویسٹ سیکس "برطانیہ" کے ایک پادری "Rev Tom Tyler" کو چرچ سے علیحدہ کر دیا گیا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ فحش اور برے افعال کا ارتکاب کرتا تھا۔ اور عدالت میں اسکا جرم ثابت ہوچکا تھا۔ اس نے اس مقدمہ کے خلاف چرچ ہاؤس لندن میں دو مرتبہ اپیل بھی کی جو مسترد کر دی گئی "روزنامہ ایوننگ نیوز ۹ مئی ۹۲ء"

(۲) اس دن کے اخبار میں ایک دوسری خبر یہ تھی کہ امریکہ کے شہر "New Bedford Fall"

میں ایک سابق رومن کیتھولک پادری نے عدالت کے روبرو اس امر کا کھلا اقرار کیا ہے کہ اس نے اپنی ملازمت کے دوران تقریباً" ۱۰۰ بچوں کے ساتھ برا فعل کیا تھا۔ اخبار نے اسپر یہ سرخی جمائی ہے۔(Priest admits rapes)

(۳) روزنامہ ایوننگ نیوز مانچسٹر نے ۱۶ء جون اور T.V کی منتخب خبروں میں ۱۷ء جون کی اشاعت میں لکھا ہے کہ آسٹریلیا کے شہرملبورن میں ایک ۶۰ سالہ کیتھولک پادری " Vis Count Kiss " کو ۱۶۵ الزامات میں گرفتار کرنے کا حکم دیا گیا ہے جس پر عمل ہوگیا ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ اس نے چرچ کے خیراتی فنڈ سے ۱۰۲ ملین پونڈ ہتھیالئے ہیں اور ان رقوم سے بڑی شاہانہ زندگی گزار رہا تھا۔ اسکے اعلیٰ ترین مکانات اور جہاز بھی ہیں اور اونچے درجے کے ہوٹلوں میں ان رقوم سے اپنے پیٹ کی آگ بجھایا کرتا تھا۔

(۴) برطانیہ کے ایک شہر " Canberra " میں ایک اینگلیکن بشپ "Owen Dowling Bishop" عدالت کو ایک مقدمہ میں مطلوب ہے۔ جس پر الزام ہے کہ وہ اپنی جنسی ہوس کیلئے لڑکوں کی تلاش میں تھا۔ اور ان مقامات پر موجود تھا جہاں اس قسم کی حرکتیں کرنے والے موجود ہوتے ہیں۔ تفصیلات کا انتظار ہے۔ اخبار نے اس پر "Sex charges" کی سرخی لگائی ہے "ایوننگ نیوز مانچسٹر ۱۷ جون ۹۲ء"

مذکورہ بالا چند خبریں صرف چند دنوں کی ہیں جو برطانیہ ہی کے اخبارات نے شہ سرخیوں کے ساتھ شائع کیں ہیں جن سے یہ حقیقت اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ مسیحی عبادت گاہوں نے برائی اور فحش حرکات کے خلاف آواز اٹھانے سے اس لئے گریز اختیار کیا ہے کہ اس حمام میں سب ننگے ہیں۔ Rev ہو یا Bishop یا اور کوئی ۔ سب ہی چپ ہیں۔ اور یورپی معاشرہ دن بدن برائی کی جانب ترقی کرتا جا رہا ہے اور جب برائی عام ہو جاتی ہے تو یہی پادری اسے قانونی تحفظ دینے کیلئے تحریکیں چلاتے ہیں جیسا کہ گزشتہ خبروں میں لیوپول کے ایک پادری کا اعلان عام پڑھا ہوگا یہ ہے برطانوی معاشرہ اور یہ ہیں مسیحی مفکرین' غور فرمایئے' کیا یہ لوگ برائیوں کے خاتمہ میں دلچسپی لیں گے؟۔

—— باقی از صفحہ ۱۰ ——

ہے جو .شناک کا تریاق ہوتی ہے۔ تجربہ کار حضرات بتلاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جانوروں کو اتنی سمجھ دے رکھی ہے کہ اگر وہ زہریلی بوٹی کھالیں تو فوراً" دوسری شفا یاب بوٹی بھی کھاتے ہیں تاکہ انہیں کوئی نقصان نہ پہنچ سکے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بعض انسانوں کے جسم میں ایسی تاثیر رکھی ہے کہ ان کی نظر لگ جاتی ہے اور پھر اگر اس شخص کا غسالہ مریض کو دیا جائے تو اللہ تعالیٰ شفا بھی دے دیتا ہے۔ حضور علیہ السلام نے نظر کی یہ دعا بھی سکھلائی ہے۔ **اعیذک بکلمت اللہ التامتہ من شر کل شیطن وھامتہ ومن کل عین لامتہ** میں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کے ساتھ شیطان کے شر سے ' موذی جانور کیڑے مکوڑے کے شر سے نظربد کے شر سے پناہ پکڑتا ہوں۔